سوال

کیا ذہنی طور پر معذور شخص کے لیے شادی کرنا جائز ہے ؟

جواب

الحمد للہ

ذہنی طور پر معذور شخص کے لیے شادی کرنا جائز ہے چاہے وہ مجنون یا مفقود العقل کی حالت تک پہنچ جائے، اس لیے کہ اس لڑکے یا لڑکی کی شہوت کا ضرر ختم کیا جائے، اور فسق و فجور سے محفوظ رکھا جاسکے، اور اس کی دیکھ بھال اور خدمت حاصل ہوسکے، اس کے علاوہ کئی اور مباح اغراض و مقاصد ہیں

لیکن اگر وہ ذہنی معذور پاگل تو وہ خود عقد نکاح نہیں کر سکتا، بلکہ اس کا ولی اس کی شادی کریگا، لیکن عورت چاہے وہ عقلمند بھی ہو تو وہ ولی کے بغیر اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی، بلکہ اس کا ولی ہی اس کی شادی کریگا

لیکن وہ ذہنی معذور جسے عقل ہو یا پھر بعض اوقات ہوش و حواس قائم رکھتا ہو ت واس کو شادی پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، بلکہ وہ خود اپنی شادی کریگا

اور اس نکاح کے لیے نکاح کی معروف شرطوں کے علاوہ بھی دو اور چیزیں ہیں :

پہلی :

دوسرے فریق کو معذوری کے بارہ میں ضرور بنانا، کیونکہ یہ عیب ہے اور اسے چھپانا جائز نہیں

دوسری :

یہ ذہنی معذور زیادتی اور خرابی کرنے سے مامون ہوہتا کہ دوسرے فریق کو نقصان نہ دے

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"چھوٹا بچہ اور مجنون و پاگل کو اپنے اوپر ولایت حاصل نہیں، بلکہ ان کی شادی ان کا والد یا دادا یا پھر جسے وصیت کی گئی ہو وہ کریگا، چھوٹے بچے اور پاگل کے لیے بلاواسطہ اپنا نکاح خود کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ وہ دونوں اس کی اہلیت نہیں رکھتے

اور چھوٹے بچے اور پاگل و مجنون پر ولایت یہ ولایتا جبار ہے، چنانچہ ان کے ولی کے لیے ان کی اجازت کے بغیر شادی کرنا جائز ہے، اگر اس میں ان دونوں کی کوئی مصلحت ہو، اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (252/11).

شرعی عدالت جدہ کے قاضی شیخ ہانی بن عبد اللہ بن جبیر کہتے ہیں :

" عقلی طور پر متخلف اور جس کی عقل چلی جاتی ہے وہ معذور تخص یہ دونوں مجنون اور پاگل کے حکم میں آتے ہیں ان کے لیے شادی جائز ہے لیکن اس کی شادی کے لیے معروف شروط کے علاوہ بھی کچھ اور بھی شروط ہیں :

ا دوسرے فریق کو مکمل طور پر مریض کی حالت بتائی جائے، کیونکہ اسے نہ بتانا یہ خیانت اور دھوکہ شمار ہوگا

ب دوسرا بھی عقلی طور پر ماؤف نہ ہو، بلکہ عقلی طور پر ماؤف شخص سلیم العقل عورت سے شادی کریگا عقلی طور پر ماؤف عورت سلیم العقل مرد سے شادی کریگی، اسکا سبب یہ ہے کہ عقلی طور پر ماؤف خاوند اور بیوی کا اکٹھے ہونے سے کوئی بھی مصلحت ثابت نہیں ہوتی، اور اس کے ساتھ اگر دونوں عقلی طور پر ماؤف ہونگے تو وہ ایک دوسرے کو نقصان دیں گے

ج عقلی طور پر ماؤف شخص مامون ہو یعنی اس سے کوئی خطرہ نہ ہو، لیکن جو زدوکوب کرنے اور خرابیاں کرنے میں معروف ہو اس کے لیے شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس کی شادی میں نقصان و ضرر کا اندیشہ ہے، اور شریعت اسلامیہ میں نقصان و ضرر خاتمہ کیا گیا ہے

د آخری شرط یہ ہے کہ عورت کے ولی اس شادی پر راضی ہوں؛ کیونکہ انہیں بھی اس میں نقصان ہوسکتا ہے

فقہاء نے شرعی نصوص و قواعد کو سامنے رکھتے ہوئے ذہنی طور پر ماؤف شخص کی شادی کی یہ شرطیں رکھی ہیں اور یہ جیسا کہ ظاہر ہے مصلحت کو پورا کرتی اور خرابیوں کو ختم کرتی ہیں، جس سے شریعت اسلامیہ کا بندوں کی ضروریات و مصلحت کا پورا کرنا واضح ہوتا ہے

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے

اوران کا یہ بھی کہنا ہے :

" معذور چاہے وہ کسی بھی طرح کا معذور ہو کی شادی میں اہم مصلحت یہ ہوتی ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کا خیال رکھے اور اس کی ضروریات پوری کرے، اور اس کا اہتمام کرے؛ کیونکہ دین اسلام کا نکاح میں بہت بڑا مقصد ہے جو کہ بیوی سے فائدہ حاصل کرنے سے بھی اہم ہے، بلکہ اس کے ساتھ تو ایک دوسرے کی دیکھ بھال اور آپس میں رحمدلی کرنا شامل ہے

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

} اور اس کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویوں کو پیدا کیا تاکہ تم اس سے سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت و مودت اور رحم ڈال دیا {الروم (21).

عقلی طور پر ماؤف شخص کی شادی اس کا ولی کریگا کیونکہ اس کی مصلحت کی دیکھ بھال کرنے والا وہی ہے، اور یہ شریعت اسلامیہ کے محاسن میں شامل ہوتا ہے کہ شریعت نے بچے اور پاگل کے کچھ رشتہ داروں کو ان کی ولایت دی ہے

کیونکہ بچہ اور پاگل خود تو اپنی دیکھ بھال کرنے اور حالات میں تصرف نہیں رکھتے، اور پھر معذور شخص کی دیکھ بھال معاشرے پر فرض کفایہ ہے تاکہ اس کی مدد کی جائے اور وہ معاشرے میں ایک فعال ممبر بن کر رہے، اور نفسیاتی مشکلات آنتشار سے چھٹکارا حاصل کر سکے " انتہی

ماخوذ از : الاسلام الیوم ویب سائٹ

واللہ اعلم.